10238-باکسنگ کھیلنے کا حکم

سوال

اللہ تعالی نے مجھ پر نعمت کی کہ میں باکسر بن سکوں، اور مجھے پختہ امید ہے اور میں وثوق رکھتا ہوں کہ چند برسوں میں دنیا میں باکسنگ کا ہیرو بن جاؤنگا، جب سے میں نے باکسنگ شروع کی ہے میں کامیابی حاصل کررہا ہوں، حالانکہ میں ابھی اس ہنر کو حاصل کرنے کی ابتدا میں ہی تھا، اور بالآخر میں نے دین کا التزام کرنا شروع کردیا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ :
کیا میرے لیے باکسنگ کا ہنر اختیار کرنا جائز ہے یا نہیں ؟
میرا خیال ہے کہ میں باکسنگ میں رہ کر اسلام اور مسلمانوں کو نفع دے سکتا ہوں، وہ اس طرح کہ میں نوجوانوں کو اسلام پر ابھارنے کے لیے کلام کیا کرونگا، اور خاص کر صحیح راہ (اسلام) کو اختیار کرنے کے متعلق، اور مال صدقہ کرکے .... الخ.
اور میری نیت یہ بھی ہے کہ میں اپنے بدن کے ساتھ کسی دن جھاد کرونگا، اور باکسنگ میں حاصل کردہ اپنے تجربہ کو بھی اس جھاد کی خدمت کے لیے استعمال کرونگا، گزارش ہے کہ آپ اپنے فتوی کی تائید میں دلائل بھی ذکر کریں.
نوٹ : میں اپنے مسلمان بھائیوں کے مقابلہ میں ہرگز نہیں آؤنگا، بلکہ صرف غیر مسلموں کے مقابلہ میں ہی آؤنگا.

پسندیدہ جواب

اول :

ہم سوال کرنے والے عزیز بھائی کی استقامت اور دین کا التزام کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس اس پر ثابت قدم رکھے، اسی طرح ہم اللہ کا اس پر بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو جسمانی اور بدنی قوت سے نوازا ہے، ان شاء اللہ اس میں آپ اور مسلمانوں کے لیے عظیم فائدہ ہے، کیونکہ مسلمان ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں.

اور پھر بدنی اور جسمانی قوت تو اللہ تعالی کی وہ نعمت ہے جو اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسے چاہے ادا کرتا ہے، اور جس سے چاہے روک لیتا ہے.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قوی اور طاقتور مومن کو ضعیف اور کمزور مومن پر فضیلت دی ہے، جو کہ ایمانی اور جسمانی قوت پر مشتمل ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" قوی اور طاقتور مومن ضعیف اور کمزور مومن سے اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہے، اور زیادہ بہتر ہے، اور ہر ایک میں خیر ہے، جو چیز تجھے نفع دے اس کی حرص رکھو، اور اللہ تعالی سے مدد چاہو، اور عاجز نہ ہو جاؤ، اور اگر تجھے کوئی (نقصان) پہنچ جائے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں اس اس طرح کرلیتا تو ایسا ہو جاتا، لیکن یہ کہو کہ اللہ تعالی نے تقدیر میں ہی ایسے لکھا تھا، اور اس نے جو چاہا کر دیا، کیونکہ اگر (لو) شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2664).

اور مومن شخص کا مباح اور جائز ورزش اور کھیل کھیلنا مفید ہے کیونکہ یہ بدن کو قوی کرتی، اور اس کی صحت کو سلامت و محفوظ رکھتی ہے، جس کی بنا پر وہ عبادات اور جھاد فی سبیل اللہ کی ادائیگی بہتر طریقہ سے کر سکتا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت کی مدح ثنائی کی ہے بلکہ اسے تو مال پر مقدم کیا ہے.

معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں :

" ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے سر پر پانی کے آثار تھے، تو ہم میں سے ایک شخص کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کو آج بڑا خوش دیکھ رہے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جی ہاں الحمد للہ اللہ کا شکر ہے، پھر لوگ غنا اور مالداری کی باتیں کرنے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے اس کے لیے غنا اور مالداری میں کوئی حرج نہیں، اور جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے اس کے لیے غنی سے بھی بہتر صحت ہے، اور خوش رہنا اور اچھی حالت بہت بڑی نعمت ہے "

ابن ماجہ حدیث نمبر (2141) مسند احمد حدیث نمبر (22076) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1741) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مسلمان شخص کو چاہیے کہ ورزش اور کھیل میں اس کا مقصد عبادات کی ادائیگی اور اللہ کے دین کی نصرت و مدد اور اس کی حرمت کے دفاع اور مسلمانوں کے دفاع پر تقویت کا حصول ہونا چاہیے.

تو اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم یہ ہو کہ یہ چیز اس کے لیے دنیا میں کمائی اور دشمن سے اس کا دفاع ہو، یا پھر وہ اپنا بدن اپنی معیشت کمانے اور حصول رزق میں استعمال کرے، اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کا سبب ہو.

مقدام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا کھانے والے سے کبھی کوئی بہتر چیز نہیں جو کھائی جائے، اور بلاشبہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1966).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم میں کوئی ایک شخص کے لیے لکڑیوں کا ایندھن جمع کر کے اپنی پیٹھ پر اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے، وہ اسے دے یا نہ دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1968) صحیح مسلم حدیث نمبر (1042).

ورزش اور کھیل کی یہ وجوہات تو مباح اور جائز ہیں، لیکن جو کھیلیں اور ورزشیں ہم آج کل دیکھ رہے ہیں تو ان میں سے اکثر اباحت سے نکل کر حرام کی حد میں شامل ہو چکی ہیں، اور خاص کر باکسنگ تو سب سے بری کھیل ہے اس کی درج ذیل وجہیں ہیں :

1- اس میں مدمقابل کے چہرے پر مارا جاتا ہے جو کہ اعتداء ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے لڑے تو وہ اس کے چہرے سے اجتناب کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2560) صحیح مسلم حدیث نمبر (2612).

اور اس کھیل کی بنا ہی چہرے پر مکہ مارنے میں ہے، جس میں باکسر پوری طاقت سے مدمقابل کے چہرے پر مکہ رسید کرتا ہے.

2- اس کھیل میں وقت کا ضیاع ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمان پر جتنی بھی نعمتیں کی ہیں ان کے متعلق روز قیامت وہ سوال بھی کریگا، اور انسان بہت زیادہ ان نعمتوں کو ضائع کرتا ہے، جن میں صحت اور فراغت شامل ہے.

اور روز قیامت اللہ تعالی نے مسلمان شخص سے سوال کرنا ہے ان میں اس کی جوانی کے متعلق بھی سوال ہوگا کہ اس نے اپنی جوانی کہاں صرف کی، اور اس کی عمر کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس نے اپنی عمر کہاں فنا کی، تو جو شخص اپنی جوانی لوگوں سے لڑنے اور انہیں پچھاڑنے اور ان کے ساتھ باکسنگ کھیلنے میں صرف کر دے تا کہ وہ کامیاب ہو کر انعام کا مستحق ہو، یا پھر اسے عالمی باکسر کا ٹائٹل مل جائے تو وہ اللہ کو کیا جواب دیگا ؟.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر انسان عقل مند ہو تو وہ بغیر کسی فائدہ کے اپنا مال ضائع نہیں کرتا؛ تو بالاولی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ وقت تو مال سے بھی زیادہ قیمتی ہے؛ اور اس لیے کہ نوجوان اور غیر نوجوان کا اس طرح کے کھیلوں میں وقت ضائع کرنا جن میں کوئی فائدہ نہیں ان امور میں شامل ہوتا ہے جن پر افسوس و غم کیا جاتا ہے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (435/4).

3- یہ کھیل موذی اور نقصان دہ ہے، بعض اوقات اتنا ضرر پہنچ سکتا ہے جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ہم پر اپنے بدن و جسم کو ضرر و نقصان دینا حرام کیا ہے، اور اسکی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے.

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ :

"نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی خود اپنا نقصان کرو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) مسند احمد حدیث نمبر (21714) امام احمد اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، اور ابن صلاح نے اسے حسن قرار دیا ہے.

دیکھیں : خلاصۃ البدر المنیر تالیف ابن الملقن (438/2).

آپ یہ کھیل کھیلتے ہیں اس لیے آپ اس کا حکم بھی جانتے ہوں گے کتنے باکسر ایسے ہیں جنہیں اس کی بنا پر نقصان اٹھانا پڑا اور ان کے دماغ اور اعضاء میں رعشہ پیدا ہو چکا ہے.

4- اس میں مال کا بھی ضیاع ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ایسے کام میں مشغول کرنا ہے جس میں کوئی فائدہ اور جس کی کوئی ضرورت ہی نہیں، یہ مال اس طرح کے کھیل میں جانے اور ضائع ہونے سے بہتر ہے کہ کسی خیر و بھلائی کے کام میں صرف ہو، کتنے ملین ڈالر ضائع ہو رہے ہیں جو نہ تو کسی بھوکے کو کھانا کھلانے میں صرف ہوئے، اور نہ ہی کسی مسجد کی تعمیر میں، اور نہ ہی کوئی علمی درسگاہ قائم کرنے میں اور نہ ہی کسی اور خیر و بھلائی کے کام میں.

5–اس طرح کے کھیل جس میں باکسنگ بھی شامل ہے ایسا جھوٹا نعرہ بن چکا ہے جو تعصب اور قومیت کی دعوت دیتا ہے، موجودہ صورت میں ان کھیلوں نے لوگوں کے دلوں میں تفریق پیدا کرکے رکھ دی ہے وہ آج کسی ٹیم کی کامیابی اور کسی کی شکست کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت و بغض رکھنے لگے ہیں.

6–اس میں ستر پوشی نہیں ہوتی، بلکہ ستر ننگا کیا جاتا ہے، اگر آپ ایسا نہیں کرینگے تو آپ کا مدمقابل باکسر ایسا کرے گا، اور پھر مرد کا گھٹنے سے لیکر ناف تک ستر ہے، وہ اسے ننگا نہیں کرسکتا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے.

اور اسی طرح وہاں آنے والے مرد و عورت تماشائیوں سے بھی بے پردگی ظاہر ہوتی ہے، اور یہ ایسا امر جس سے آپ نہ تو روک سکتے ہیں، اور نہ ہی انکار کرسکتے ہیں.

آپ نے سوال میں یہ کہا ہے کہ: "میں مسلمانوں سے مقابلہ نہیں کرونگا"

تو کیا اس کھیل کے نگران آپ کو ایسا کرنے کی اجازت دینگے؟

میرے خیال میں وہ ایسا کبھی نہیں کرینگے، اور آپ کو اس کا ہم سے بھی زیادہ علم ہے.

دوم:

پھر اس طرح کے مقابلہ دین کے لیے نہیں رکھے جاتے، اور نہ ہی اس اساس پر قائم ہیں، اور جب تماشائی مقابلہ دیکھتے ہیں تو وہ اس نیت سے نہیں دیکھتے کہ یہ اسلام اور کفر کے مابین مقابلہ ہے.

اور پھر یہ بھی ہے کہ آپ تو وہ مقابلہ اس ملک کی خاطر کررہے ہیں جہاں آپ رہتے ہیں، یا پھر جس ملک نے آپ کو اپنی شہریت دے رکھی ہے، اور وہ آپ کو اس کی اجازت نہیں دیگا کہ آپ اسلام کے نام پر مقابلہ کریں.

پھر یہ بھی ہے کہ اگر آپ کا مدمقابل کافر بھی ہو تو وہ حربی نہ ہو بلکہ وہ اہل سلم میں شامل ہوتا ہو، تو پھر آپ کس حق سے اس پر اپنا ہاتھ اٹھا رہے ہیں، جس نے صلح اور معاہدہ کر رکھا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یہ کھیل (باکسنگ) ان حرام کھیلوں میں شامل ہوتا ہے، جن کا نقصان زیادہ ہے اور خیر کم.

سوم:

اور آپ کا یہ کہنا کہ:

"آپ اس میں جہاد کی نیت کرتے ہیں جس دن بھی ہو"

اگر باکسنگ حرام نہ ہوتی تو آپ کی یہ کلام بہت اچھی قابل احترام تھی، آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ کسی اور ورزش کے ذریعہ اپنے جسم کو قوی اور مضبوط بنائیں جو حرام نہیں ہے.

مزید معلومات کے حصول کے لیے سوال نمبر (10427) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.